ماہِ رمضان اور نیکیوں پر دَوام

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلينَ وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم.

حضور پر نُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرُود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

محترم روزے دار بھائیو! آج رمضان کے مہینہ کا آخری جمعہ ہے، اب یہ نیکیوں بھرا مہینہ عنقریب ہم سے رخصت ہونے والا ہے، اللہ تعالیٰ نے جسے اس مبارک مہینے میں اپنی اطاعت وبندگی کی توفیق دی، اس نے دن میں روزہ رکھا، رات میں قیام کیا، قرآنِ کریم کی تلاوت میں مشغول رہا، اپنے رب تعالیٰ کی عبادت کی اور لوگوں کے ساتھ بھلائی کی، تقوی اختیار کیا اور ایمان کی تجدید کی، تو اسے مبارک ہو کہ اس نے مغفرت وقبولیت کو پالیا۔

اس مبارک مہینے کی برکات میں سے یہ بھی ہے کہ بندے کو نیک عمل پر ہمیشگی ملے، اور رمضان کے بعد اس پر استقامت کی توفیق مل جائے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا

وَأَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنتُمْ تُوعَدُوْنَ﴾[1] "یقیناً وہ جنھوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے، پھر اس پر قائم رہے، ان پر فرشتے اترتے ہیں؛ کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو، اور خوش ہو جاؤ اس جنّت پر جس کا تمھیں وعدہ دیا جاتا تھا"۔ مفسّرینِ کرام فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالی کو رب ماننے کے معنی یہ ہیں کہ اس کے تمام نبیوں کو بھی برحق مانا جائے، نیز رب تعالی کی بھیجی ہوئی مصیبتوں پر صبر کیا جائے، اس کی طرف سے راحتوں پر شکر ادا کیا جائے، مرتے دم تک اس کے اَحکام بجالائے، اخلاص کے ساتھ عمل کرتا رہے، رنج وخوشی، راحت وتکلیف میں اس کے دروازے سے نہ ہٹے، دنیا میں ہر مصیبت کے وقت ایسے لوگوں پر فرشتے اترتے ہیں، جو اُن کے دلوں کو تسکین دیتے ہیں، جنہیں سکینہ کہا جاتا ہے۔ رب کریم فرماتا ہے: ﴿ثُمَّ أَنْزَلَ اللهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ﴾[2] "پھر اللہ تعالی نے اپنی طرف سے تسکین اُتاری اپنے رسول پر"، مَوت کے وقت، جس سے جاں کنی کی سختی محسوس نہیں ہوتی، اور قبر میں حشر میں بِشارت دیتے ہیں کہ نہ آئندہ سے ڈرو نہ گزشتہ پر غم کرو! تمہاری دنیا بھی اچھی آخرت بھی اچھی، تمھیں جنّت عطا ہوگی، یہ بِشارت مؤمن کو مرتے

---

(۱) پ٢٤، حم السجدة: ٣٠.

(۲) پ١٠، التوبة: ٢٦.

وقت ہی دے دی جاتی ہے، جس سے اسے بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ سب کو نصیب کرے! بعض کو دنیا میں ہی یہ بِشارت مل جاتی ہے"[1]۔

عزیزانِ گرامی! نیکی پر ہمیشگی نیک لوگوں کا طریقہ، پرہیز گاروں کی خصوصیت اور مقرّبین کی عمدہ صفت ہے، یہ مسلمان کے لیے لغزشوں سے حفاظت اور اس کے عیبوں کے لیے بچاؤ ہے، حضرت سیّدنا سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا کام بتائیں جسے میں مضبوطی سے پکڑے رکھوں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «قُلْ رَبِّيَ اللهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ»[2] "کہو کہ میرا رب اللہ ہے، پھر اس پر ثابت قدم رہو!"۔

عزیزانِ محترم! سرکارِ ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیک عمل پر ہمیشگی اختیار فرماتے، حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے: «كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا عَمِلَ عَمَلاً أَثْبَتَهُ»[3] کہ "رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی کام کرتے تو اس پر ہمیشگی اختیار کرتے"، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا: «أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى اللهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ

---

(١) "نور العرفان" ص۷۶۵، بتصرف وملتقطاً۔

(٢) "جامع الترمذي" أبواب الزهد، ر: ٢٤١٠، صـ٥٤٩.

(٣) "صحيح مسلم" كتاب صلاة المسافرين وقصرها، ر: ١٧٤٤، صـ٣٠٣.

صَاحِبُهٗ، وَإِنْ قَلَّ»[1] "اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر ہمیشگی اختیار کی جائے، خواہ وہ مقدار میں کم ہو"۔ نیکیوں پر ہمیشگی اختیار کرنا اللہ تعالیٰ کا شکر اور اس کے فضل واحسان کا اعتراف ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ رات کو قیام فرماتے، تو سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض کرتیں: یارسولَ اللہ ﷺ! آپ اس قدر عبادت کرتے ہیں، حالانکہ آپ کے سبب آپ کے اگلوں پچھلوں کے گناہ بخشے گیے ہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: «يَا عَائِشَةُ! أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْداً شَكُوْراً؟»[2] "اے عائشہ! کیا میں اپنے رب کا شکر گزار بندہ نہ بنو؟!"۔

محترم بھائیو! نیک عمل پر ہمیشگی اللہ تعالیٰ کا کرم واحسان ہے، خالقِ کائنات جلّ جلالہ نے امّتیوں کی تعلیم کے لیے اپنے پیارے نبیوں ورسولوں علیہم السلام کو بھی ہمیشہ حلال کھانے اور اعمالِ صالحہ کی تاکید فرمائی، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿يَآ أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ إِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ﴾[3] "اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھا کام کرو، یقیناً میں تمہارے کام جانتا ہوں"۔ تو معلوم ہوا کہ حلال وپاکیزہ غذا حاصل کرنا بڑی عبادت ہے، جس سے عبادت میں لذّت نصیب ہوتی ہے۔

---

(۱) "صحيح مسلم" كتاب الصيام، ر: ۲۷۲۳، صـ۴۷۲.

(۲) "صحيح مسلم" كتاب صفات المنافقين وأحكامهم، ر: ۷۱۲۶، صـ۱۲۲۷.

(۳) پ۱۸، المؤمنون: ۵۱.

عزیزانِ محترم! اچھے کام کرنے کا اللہ تعالیٰ نے اپنے مؤمن بندوں کو حکم دیا ہے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾(١) "اے ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی بندگی کرو، اور بھلے کام کرو اس امید پر کہ تمہیں چھٹکارا ہو"۔ یعنی ہمیشہ اچھے اَخلاق اور درست مُعاملات اختیار کرو، اپنے آپ کو اور دیگر دوست احباب کو بھی نیکی کی طرف مائل کرو، انہیں راہِ راست پر لانے کی کوشش کرتے رہو۔

محترم بھائیو! جس نے بھلے کام پر ہمیشگی اختیار کی وہ نَجات پاگیا، وہ دنیا میں بھی سعادتمند ہوا، آخرت میں بھی جنّت اس کا مقدّر ہوگی، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾(٢) "جو اچھا کام کرے مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان، تو ضرور ہم اسے اچھی زندگی جِلائیں گے، اور ضرور انہیں ان کا اجر دیں گے جو ان کے سب سے بہتر کام کے لائق ہوں"۔ یعنی مرد ہو یا عورت، جو قناعت اختیار کرے اور رب تعالیٰ کی عطا پر ہمیشہ راضی رہے وہ کامیاب ہے، مؤمن غریب بھی ہو تو آرام سے ہے، کافر مالدار بھی تکلیف میں ہے؛ کہ وہ ہوَس کا مارا ہے، جبکہ مؤمن قناعت پسند ہوتا

(١) پ١٧، الحج: ٧٧.

(٢) پ١٤، النحل: ٩٧.

ہے، اس آیت مبارکہ سے پتا چلا کہ نیک لوگوں کا انجام بھی اچھا ہوتا ہے، جو دنیا میں بھی ملتا ہے، اور آخرت کا بدلہ اس کے علاوہ ہے، یہ بھی معلوم ہوا کہ پاکیزہ زندگی اللہ تعالی کی ایک اعلی نعمت ہے۔

حدیثِ قدسی میں ہے کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: «وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِه، وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِه، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَأُعِيذَنَّهُ»[1] "میرا بندہ صرف ایسی کسی چیز کے ذریعے میرا قُرب حاصل نہیں کرتا جو مجھے پسند ہے اور میں نے اس پر فرض کر رکھی ہے، بلکہ میرا بندہ نوافل کے ذریعے برابر میرا قُرب حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں، اور میں جب اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی بصارت بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پیر بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں ضرور اسے عطا فرماتا ہوں، اور اگر وہ میری پناہ مانگے تو میں ضرور اسے پناہ دیتا ہوں"۔

(١) "صحيح البخاري" كتاب الرقاق، ر: ٦٥٠٢، صـ١١٢٧ بتصرّف.

میرے بزرگو ودستو! انسان کو چاہیے کہ ایسی راہ پر چلے اور ایسے اعمال بجالائے؛ کہ جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے تو وہ اس سے راضی ہو، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اپنی استطاعت کے مطابق فرائض، سنّتیں اور نوافل کی ادائیگی پر ہمیشگی اختیار کریں، ام المؤمنین حضرت سیّدہ امِ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، کہ انہوں نے تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: «مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لله كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعاً غَيْرَ فَرِيضَةٍ، إِلَّا بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ»[1] "جو مسلمان بندہ روزانہ اللہ تعالیٰ کے لیے بارہ ۱۲ رکعت ادا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنّت میں گھر بنائے گا"۔ اس سے مراد پانچ ۵ نمازوں کی سننِ مؤکّدہ ہیں۔

برادرانِ اسلام! نوافل میں افضل تریں نماز تہجد ہے، اگرچہ روزانہ صرف دو ۲ رکعت ہی تہجد ادا کر لی جائے، رمضان کے بعد بھی عبادت کا سلسلہ جاری رہنا چاہیے، ہر ماہ اپنی طاقت کے مطابق تین ۳ یا اس سے زیادہ روزے رکھے جائیں، سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان کے بعد شوّال کے چھ ۶ روزوں کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: «مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ، كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ»[2] "جس نے

(۱) "صحيح مسلم" كتاب صلاة المسافرين وقصرها، ر: ١٦٩٦، صـ٢٩٥.

(۲) "صحيح مسلم" كتاب الصيام، ر: ٢٧٥٨، صـ٤٧٩.

رمضان کے روزے رکھے، پھر اس کے بعد شوّال کے چھ ٦ روزے رکھے، وہ ایسا ہے جیسے ہمیشہ روزے رکھنے والا"۔

ہمیں چاہیے کہ عبادات، اعمالِ صالحہ اور ذکر واذکار پر ہمیشگی اختیار کریں؛ کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کا اللہ تعالیٰ ملاء اعلی میں ذکر فرماتا ہے، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿فَاذْكُرُوْنِيْ أَذْكُرْكُمْ﴾[1] "تم میری یاد کرو میں تمھارا چرچا کروں گا"، اور اللہ تعالیٰ حدیثِ قدسی میں ارشاد فرماتا ہے: «فَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِه ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي»[2] "اگر بندہ مجھے تنہائی میں یاد کرے تو میں بھی اسے تنہائی میں یاد کرتا ہوں"، یعنی مجھے زبان سے، دل سے اور اپنے اعضاء سے یاد کرو۔

"مجھے یاد کرو" میں سب عبادتیں آگئیں، یعنی تم مجھے اپنی زندگی میں یاد کرو، میں تمہیں تمھاری مَوت کے بعد بھی یاد کروں گا، تم مجھے تَوبہ کرکے یاد کرو، میں تمہیں تمھاری مغفرت کرکے یاد کروں گا، تم مجھے خلوَت میں یاد کرو، میں تمہیں جلوَت میں یاد کروں گا، رات ودن کے اوقات میں ہر حال میں تسبیح واستغفار، قرآنِ کریم کی تلاوت مسلمان کے لیے دنیا میں نور اور ذخیرۂ آخرت ہے، والدین سے حسنِ سلوک، رشتہ داروں سے اچھا

---

(١) پ٢، البقرة: ١٥٢.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب التوحيد، ر: ٧٤٠٥، صـ١٢٧٤.

برتاؤ، پڑوسیوں سے بھلائی، نیکی کا حکم، محتاجوں کی مدد، لوگوں کی حاجت روائی، اور انہیں خوشی پہنچانا، یہ سب نیکی وبھلائی کے کام ہیں، جو قُربِ الٰہی کا سبب ہیں۔

حضراتِ گرامی! خالقِ کائنات جَلَّ جَلالُہ نے رمضان المبارک کے بعد عید الفطر کا تحفہ عطا فرمایا، جس میں صدقہ وخیرات اور بطورِ خاص صدقۂ فطر کی تاکید فرمائی ہے، جو روزہ دار کے گناہوں کی طہارت کا ذریعہ اور فقراء ومساکین کی مدد ہے، صدقۂ فطر کی مقدار رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مقرّر فرمادی ہے، حضرت سیّدنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے: «فَرَضَ رَسُولُ الله ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعاً مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ، وَالذَّكَرِ وَالأُنْثٰى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلاَةِ»[1] "رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے صدقۂ فطر لازم فرمایا ہے کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جَو ہر غلام اور آزاد، مرد اور عورت چھوٹے اور بڑے مسلمان کی طرف سے، اور حکم فرمایا کہ اسے لوگوں کے نمازِ عید کے لیے نکلنے سے پہلے ہی ادا کردیا جائے"۔ صدقۂ فطر شہر کی غالب اکثریت کی غذا کے اعتبار سے نکالا جاتا ہے، جس کی نقد قیمت بھی ادا کی جاسکتی ہے۔

اے اللہ! آخری عشرے کی ان بقیہ ساعتوں میں عبادت پر ہماری مدد فرما، ہمیں رمضان کے بعد بھی اسی طرح ذَوق وشَوق کے ساتھ عبادت کی توفیق عطا فرما، ہمیں نیک

---

(۱) "صحیح البخاري" کتاب الزکاۃ، ر: ۱۵۰۳، صـ۲٤٤، ۲٤٥.

اعمال کی توفیق اور اس پر ہمیشگی عطا فرما، ہمارے نیک اعمال کو درجۂ قبولیت عطا فرما، قرآن وسنّت سے وابستگی، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالی عنہم کی سچی محبّت، اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اور اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين.